السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چرمہائے قربانی کا صحیح مصرف کیا ہے۔ ہمارے ہاں بعض تنظیموں کی طرف سے عیدالاضحیٰ سے پہلے وعدہ کی رسیدیں تقسیم کی جاتی ہیں ،کیااس طرح کی وعدہ رسیدیں ملنے سے ہم پابند ہوجاتے ہیں کہ انہیں کو قربانی کی کھال دی جائے یااپنی صوابدید کے مطابق انہیں تقسیم کریں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چرمہائے قربانی کا صحیح مصرف گردوپیش کے غرباء ومساکین ہیں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سواونٹ ذبح کئے اوران کی کھالوں کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انہیں صدقہ کے طورپر تقسیم کردیا جائے۔ [صحیح بخاری ،الحج :۱۷۱۸]

اس کی تفصیل بایں الفاظ وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ قربانی کے اونٹوں کی دیکھ بھال کریں ، نیزان کا گوشت ، کھالیں اور جلیں مساکین میں تقسیم کردیں اورقصاب کوبطوراجرت ان کھالوں سے کچھ نہ دیں۔ [صحیح مسلم ،الحج :۱۳۱۷]

اس فرمان نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کی کھالوں کے حق دار غرباء اور مساکین ہیں اوریہ حق انہی نادار اورغریبوں کوملنا چاہیے ۔ہمارے ہاں عام طورپر مندرجہ ذیل مصارف پر ان کھالوں کوخرچ کیا جاتا ہے جواسوۂ حسنہ کے بالکل منافی ہے۔

1۔ ائمہ مساجداوران کے خطباکی تنخواہ پرانہیں صرف کرلیا جاتا ہے۔

2۔ مقامی بچوں کی تعلیم پراٹھنے والے اخراجات ان سے پورے کئے جاتے ہیں۔

3۔ مقامی لائبریریوں کی توسیع اور مساجد کی تعمیر وترقی پرانہیں خرچ کیا جاتا ہے۔

4۔ سیاسی جماعتیں بھی سیاست چمکانے کے لئے ان کھالوں کواستعمال کرتی ہیں۔

5۔ جہادی تحریکیں بھی قربانی کے ایام میں سرگرم عمل ہوتی ہیں وہ بھی کھالوں کواکٹھا کرنے میں تگ ودوکرتی ہیں۔

بعض جہادی تنظیموں کا طریقہ واردات سوال میں ذکر ہوا ہے کہ ان کے افرادقربانی سے پہلے لوگوں سے انفرادی ملاقات کرکے وعدہ کی رسیدیں ان کے ہاتھ میں تھمادیتے ہیں تاکہ اسے پابند کردیا جائے۔ مذکورہ تمام مصارف کے سلسلہ میں ہمیں ہوشیار رہنا چاہیے اورقربانی کی کھالیں صرف غرباء اورمساکین اور بیواؤں کا حق ہے ،مقامی طلبا، مساجد، ائمہ کرام ،خطبائے عظام ،مقامی لائبریریاں ،سیاسی جماعتیں اورجہادی تنظیمیں ان کی حق دار نہیں ،ہاں ، اگرمقامی جماعت انتہائی کمزور ہواور امام مسجد کی تنخواہ اتنی کم ہوکہ اس سے گزراوقات نہ ہوسکے اوراس کااورکوئی ذریعہ معاش بھی نہیں ہے تواسے دیگر غرباء ومساکین کی طرح بقدر حصہ کھالیں دی جاسکتی ہیں ،اسی طرح اگرمجاہدین مفلوک الحال ہوں توان کی غربت وناداری کے پیش نظر بقدرحصہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ مقامی غرباء ومساکین کونظر انداز کرکے تمام کھالوں پر یہی حضرات قبضہ کرلیں ،واضح رہے کہ اگرکسی نے اپنی سادگی کی وجہ سے وعدہ رسید وصول کرلی ہے تووہ اس کا پابند نہیں ہوجاتا بلکہ اسے چاہیے کہ اپنی صوابدید کے مطابق قربانی کی کھال کو صحیح جگہ پرصرف کرے ۔ قربانی کی کھال سے قربانی کرنے والاخودبھی فائدہ اٹھاسکتا ہے اگروہ اس کا مصلیٰ یامشکیزہ بناکراپنے استعمال میں لانا چاہے تولاسکتا ہے ،اسے فروخت کرکے اس کی قیمت کواپنے ذاتی استعمال میں لانادرست نہیں ہے اورنہ ہی اس کھال کواجرت کے عوض قصاب کودینا چاہیے ، بلکہ اسے مزدوری اپنی گرہ سے دی جائے ،جیساکہ حدیث بالا سے واضح ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

**جلد:2 صفحہ:379**